© rasailojaraid.com

نقش آغاز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

راشد الحق سمیع حقانی

سانحہ مدرسہ تعلیم القرآن راولپنڈی
فرقہ وارانہ فسادات بھڑکانے کی گہری سازش

وطن عزیز کو یکے بعد دیگرے مختلف آزمائشوں وآلام نے گھیرا ہوا ہے' ہر طرف ظلم وستم کی داستانیں رقم ہورہی ہیں۔ امریکی ڈرون حملے اپنی انتہا پر ہیں باقی ممالک کی خفیہ ایجنسیاں بھی پاکستان کے خلاف سرگرم عمل ہیں لیکن زیادہ افسوس اس امر پر ہے کہ خود پاکستانیوں نے بھی کوئی کمی نہیں چھوڑی۔ اِن دنوں ملک میں فرقہ وارانہ فسادات کا لاوا وقتاً فوقتاً منظم سازش کے تحت بھڑکایا جارہا ہے۔ اس کی تازہ مثال سانحہ راولپنڈی، کراچی وکوئٹہ کے خونی واقعات ہیں لیکن طرفہ تماشہ یہ ہے کہ اس تازہ واقعہ میں حکومت اور انتظامیہ کے ہاتھ بھی معصوم شہریوں کے خون سے اس حادثہ فاجعہ میں رنگین نظر آرہے ہیں۔ ماؤف ذہن اور یخ بستہ ہاتھوں میں شکستہ قلم کی سمجھ میں کچھ نہیں آرہا کہ کس حادثے اور واقعہ پر پہلے نوحہ خوانی کی جائے؟ اور کس زخم کی پہلے رفو گری کی تدبیر کی جائے؟ اور راولپنڈی میں دس محرم کی خونِ غریباں کی داستانِ غم کس طرح لکھی جائے؟ الغرض پہلے اسلامی سال کا مہینہ ماہ محرم پے درپے حادثات اور غم واندوہ کی نذر ہوگیا، معلوم نہیں باقی سال کے گیارہ مہینے کون کون سی قیامتیں اہل پاکستان پر ڈھائی جانے والی ہیں؟ ۱۰ محرم الحرام اور جمعہ کے مقدس دن کو ایک گہری سازش کے ذریعے راولپنڈی اور پاکستان کے قدیم مدرسہ تعلیم القرآن کے معصوم اور ننھے بچوں اور مسجد کے نمازیوں کو بیدردی کے ساتھ شہید کرنے سے سارے اہلیانِ وطن کے اوسان خطاء ہوگئے۔ وہ معصوم بچے جو قال اللہ وقال الرسول ﷺ میں مصروف تھے' مسجد ومدرسے کے پاک ماحول میں ان کو ناکردہ جرائم کے ''صلے'' میں خاک وخون میں نہلایا گیا۔ خانہ خدا مسجد کو ویراں کیا گیا اور مدرسہ کو جلایا گیا' الماریوں میں رکھے گئے قرآن کریم کے نسخوں کو شہید کیا گیا۔ دُکھ اس بات پر ناقابل بیان تو ہے ہی کہ دہشتگرد گروہ نے بچوں کو بیدردی کے ساتھ شہید کیا مگر زیادہ قابل افسوس امر یہ ہے کہ جن بندوقوں سے قتل عام ہوا وہ مقامی انتظامیہ کی تھیں، پھر حکومت، میڈیا، فوج اور سرکاری مشینری نے اس حادثہ فاجعہ کو چھپانے کیلئے ہزار جتن کئے' وہاں کے موبائل سروس کو بلاک کردیا گیا' پی ٹی سی ایل تاروں کو منقطع کیا گیا' جامعہ تعلیم القرآن کو جانے والے تمام راستوں کو سیل کیا گیا جو اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ حکومت کا جھکاؤ اقلیتی گروہ اور دہشت گردوں کی طرف تھا۔ تصویر کا دوسرا پہلو بھی ہمیں دعوت فکر دے رہا ہے اور بار بار کہنے پر مجبور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کر رہا ہے کہ سیدنا حضرت حسینؓ کے نام نہاد شیدائیوں نے یزیدی روش کیوں اختیار کی؟ (کیا پڑوسی ملک ایران میں بھی اقلیت سنّی اِسی طرح کر سکتے ہیں؟ وہاں تو پورے تہران شہر میں ایک سنّی مسجد برداشت نہیں کی جاسکتی گو کہ ہندوؤں کے مندر، یہودیوں کے معبد، عیسائیوں کے گرجے اور پارسیوں کی عبادت گاہیں درجنوں کی تعداد میں ہیں) اور ماتمی جلوس شام کی بجائے ایک بجے کیسے پہنچا؟ پھر مسجد سے باہر جمعہ کے وقت حضرات صحابہ کرامؓ پر نعوذ باللہ تبرا کیوں کیا گیا؟ اور ماتمی جلوس والوں کے پاس جدید اسلحہ، شٹر کاٹنے کے آلات، قاتلانہ اوزار اور پیٹرول بم کہاں سے آئے؟ راولپنڈی کی کپڑے کی بہت بڑی ہول سیل مارکیٹیں جلا دی گئیں اور انتظامیہ و پولیس کے اعلیٰ افسران مدرسے کے پچھلے گیٹ سے کیوں بھاگ گئی؟ حفاظت پر مامور پولیس اہلکار نے نہ صرف اپنی بندوقیں دہشتگردوں کے حوالے کیں بلکہ اب تک کی ابتدائی تحقیقات کے مطابق پولیس کے آن ڈیوٹی کئی شیعہ اہل کار بھی واقعہ میں پوری طرح ملوث پائے گئے...... ان تمام سوالوں کے باوجود اہم ترین سوال یہ ہے کہ میڈیا، حکومت، ادارے اس خطرناک مسئلے پر کیوں آخر تک خاموش رہے؟ جس سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک بنا بنایا منصوبہ تھا، اسی لئے حادثہ کے بعد اِسے مکمل طور پر کنٹرول اور کوراَپ کیا گیا جس پر پاکستان کی پوری مذہبی قیادت اور عوام الناس دردو کرب میں مبتلا ہو گئے۔ دفاع پاکستان کونسل کے چیئرمین حضرت مولانا سمیع الحق صاحب، راولپنڈی کے علماء کرام اور دیگر قائدین کے ساتھ مسلسل رابطے میں تھے فوراً راتوں رات علماء کرام کا ایک اہم اجلاس بلایا گیا اور حکومت سے بھی آپ نے اپیل کی کہ وہ فوراً راستے بحال کرے اور قوم کو واقعہ کی صحیح صورتحال سے آگاہ کرے۔ اسی طرح حضرت مولانا مدظلہ نے قوم اور خصوصاً سنّی طبقوں، اہل مدارس، علماء طلباء سے بھی میڈیا کے ذریعے درخواست کی کہ اس نازک صورتحال پر وہ قطعاً اشتعال میں نہ آئیں اور امن وامان کی بحالی کا خصوصی لحاظ کیا جائے کیونکہ امریکہ وعالم کفر کا مقصد ہی امت مسلمہ اور خصوصاً پاکستان میں مزید تقسیم در تقسیم اور نفرت وتعصب کا پھیلاؤ ہے۔ فوری اور جذباتی ردعمل کا سارا فائدہ امریکہ اور طاغوتی قوتوں کو ہی حاصل ہوگا۔ اسی تناظر میں وزیر داخلہ چودہری نثار صاحب نے بھی فوری فون کے ذریعہ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ سے تبادلہ خیال کیا اور آپ کے اس حساس موقع پر قائدانہ کردار کی نہ صرف تحسین کی بلکہ اس معاملہ میں مزید کردار ادا کرنے کی بھی درخواست کی۔ اسی طرح علی الصباح مولانا مدظلہ نے مدرسہ تعلیم القرآن کے مہتمم حضرت مولانا اشرف علی صاحب، مولانا احمد لدھیانوی صاحب اور راولپنڈی و ملک کے جید علماء کرام سے تعزیت کی۔ اگلے روز لیاقت باغ میں ہزاروں لوگ معصوم بچوں کی نماز جنازہ کیلئے جمع تھے، مولانا اشرف علی صاحب کے کہنے پر مولانا سمیع الحق صاحب نے جنازے کی امامت کی، اسی رات وزیرداخلہ چوہدری نثار علی خان نے بھی مولانا صاحب سے رابطہ کیا ہے، اگلے روز مولانا سمیع الحق کی قیادت میں وفاق المدارس کے وفد نے وزیرداخلہ چوہدری نثار علی خان، وزیراعلیٰ پنجاب شہباز شریف اور وزیر قانون پنجاب رانا ثناء اللہ سمیت دیگر حکومتی ارکان سے تبادلہ خیال کیا۔ حکومتی نمائندوں کے

© rasailojaraid.com